مسیح میں نئی زندگی: طاقتور مسیحی زندگی کی بنیادیں
سیشن نو

خدا آپ کو برکت دے، اور مسیح میں نئی زندگی کے اس نویں سیشن میں خوش آمدید۔ ایک بار پھر، یہ طاقتور مسیحی زندگی کے بنیادی اصول ہیں۔ ہم نجات اور نجات دہندہ کی ضرورت کے موضوع سے نمٹ رہے ہیں۔ پچھلے سیشن میں، ہم نے دو آدموں کے بارے میں سیکھا: پہلا آدم، جو عدن کے باغ میں تھا؛ اور دوسرا آدم، یسوع مسیح۔ ہم نے دیکھا، مثال کے طور پر، پیدائش 3:15 میں کہ کس طرح مسیحا کی آمد کی پیشین گوئی تھی اور یہودیوں نے سوچا کہ ایک جنگ ہو گی جس سے مسیح فاتح بن کر نکلے گا—وہ فاتح ہو گا۔ اسی لیے رسول اتنے الجھن میں تھے اور کہتے تھے: "آیئے، خداوند، آپ یہاں ہیں۔ جنگ کہاں ہے؟ آپ اسرائیل کی بادشاہی کب بحال کریں گے؟" اور ہم نے بہت سی دوسری چیزیں بھی دیکھیں۔

اس سیشن میں ہم دیکھیں گے کہ اختیار کس کے پاس ہے۔ ہم کلامِ خدا سے دیکھیں گے کہ دشمن وہ ہے جسے کلامِ خدا "اس دنیا کا خدا" کہتا ہے۔ پچھلے سیشن میں اسے پیدائش 3:1 میں سانپ کے طور پر متعارف کرایا گیا تھا: "اب سانپ..." ای ڈبلیو بولنگر نے شاندار کام کیا یہ دکھاتے ہوئے کہ یہ بیان کا انداز تشبیہ مضمرہ (ہائپوکاٹاسٹاسس) تھا، اور یہ وہی انداز ہے جو مکاشفہ میں ہے، جب دشمن کو "سانپ" یا "اژدہا" کہا جاتا ہے، یا وہی انداز جب دان کے قبیلے کو "سانپ" یا ہیرودیس کو "لومڑی" کہا جاتا ہے۔ یہ اس کی چالاکی کو اجاگر کرتا ہے۔ یہ اہم ہے کیونکہ ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ ہمارا دشمن کون ہے ۔ہم کس سے نمٹ رہے ہیں؟

پھر ہم نے دیکھا کہ زوال کیسے ہوا اور دشمن کس طرح اتنی چالاکی سے آیا: "کیا خدا نے واقعی کہا...؟" اور ہم نے دیکھا کہ حوا نے "آزادانہ" لفظ چھوڑ دیا؛ اس نے کلامِ خدا سے ایک لفظ چھوڑ دیا۔ اس نے کلامِ خدا میں اضافہ

کیا: "... نہ تم اسے چھونا۔" اس نے کلامِ خدا کو بدل دیا، نتیجہ چھوڑتے ہوئے، "... تم ضرور مرو گے۔" جیسا کہ ہم نے سیکھا، جب ہم کلام میں اضافہ کرتے ہیں، کلام کو بدلتے ہیں، یا کلام سے چیزیں چھوڑ دیتے ہیں، تو ہمارے پاس کلامِ خدا نہیں رہتا۔ اور، خواتین و حضرات، کلامِ خدا وہ چٹان ہے جس پر ہم کھڑے ہیں۔ شکر ہے کہ آپ اور میرے جیسے لوگ، جو کلامِ خدا پر ایمان رکھتے ہیں، آگے بڑھ سکتے ہیں اور اس زوال یافتہ دنیا میں روشنی کی طرح چمک سکتے ہیں۔ ہمیں خدا کی سچائی خدا کے لوگوں تک لانی ہو گی۔ اگر ہم خدا کی سچائی خدا کے لوگوں تک نہ لائیں، تو کوئی اسے نہیں سنے گا۔ اور ہمیں اس مقام پر آنا ہو گا کہ ہم سمجھیں کہ یہ کلام ہے، کلام ہے، کلام ہے۔

یسوع مسیح نے بھی شیطان کا سامنا کیا۔ پہلے آدم نے شیطان کا سامنا کیا؛ دوسرے آدم نے شیطان کا سامنا کیا۔ ہم اس ملاقات کے بارے میں لوقا 4 میں پڑھیں گے، جہاں ہم دیکھیں گے کہ یسوع مسیح نے کلامِ خدا کا استعمال کیا: "لکھا ہے۔" کلامِ خدا وہ چٹان ہے جس پر ہم کھڑے ہیں — نہ کہ الٰہیاتی نظریات، نہ ہی وہ جو عام طور پر مانا جاتا ہے۔ جو کچھ عام طور پر مانا جاتا ہے، وہ اکثر غلط ہوتا ہے۔ اگر آپ کو یاد ہو، کلاس کے شروع میں ہم نوح کی کشتی پر گئے اور دیکھا کہ، باوجود اس کے کہ بہت سارے لوگ مانتے ہیں کہ جانور دو دو کر کے نوح کی کشتی پر آئے، یہ سچ نہیں تھا۔ صاف جانور سات سات کے جوڑوں میں کشتی پر آئے۔

ہم نے موسیٰ کے بارے میں بھی سیکھا۔ موسیٰ کے بارے میں ایک ڈزنی فلم ہے جو اسے دکھاتی ہے، جیسے پرانی داستان میں، نیل ندی پر ایک کشتی میں تیرتے ہوئے۔ لیکن ہم نے کلامِ خدا سے دیکھا کہ یہ سچ نہیں ہے۔ خواتین و حضرات، آیئے کلامِ خدا کو پڑھیں اور معلوم کریں کہ یہ واقعی کیا کہتا ہے، کیونکہ یہی ہماری طاقت کا بنیاد ہے۔ جب یسوع مسیح نے دشمن کا سامنا کیا، اس نے نہیں کہا، "ٹھیک ہے، مجھے لگتا ہے،" "ٹھیک ہے، مجھے محسوس ہوتا ہے۔" اس نے کہا، "لکھا ہے۔"

اب ہم دیکھیں گے کہ دنیا میں اختیار کس کے پاس ہے اس کے بارے میں کیا لکھا ہے۔ یہ ایک بہت، بہت اہم موضوع ہے–ایک انتہائی اہم موضوع۔

براہ کرم یعقوب کی کتاب، باب اول کی طرف جائیں۔ عدن کے باغ میں، دشمن نے خدا کی نیکی پر حملہ کیا یہ کہہ کر، "کیا خدا نے واقعی کہا...؟" اور یہ ظاہر کرکے کہ خدا آدم اور حوا سے کچھ روک رہا ہے۔ خدا کی نیکی پر یہ حملہ آج بھی الہیاتی نظریات میں جاری ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہم سب بائبل کی ان آیات سے واقف ہیں جو کہتی ہیں، "خدا محبت ہے۔" اور خدا محبت ہے؛ وہ ہے۔

یعقوب 1:17

ہر اچھا اور کامل تحفہ اوپر سے آتا ہے، آسمانی روشنیوں کے باپ سے نیچے اترتا ہے، جو بدلتے ہوئے سائے کی طرح تبدیل نہیں ہوتا۔

ہر اچھا اور کامل تحفہ اوپر سے آتا ہے۔ خواتین و حضرات، خدا محبت ہے، اور خدا ہر اچھا اور کامل تحفہ دیتا ہے۔ یہ کلامِ خدا کی وہ چٹان ہے جس پر ہم کھڑے ہیں۔ مسیحی مذہب کے ابتدائی صدیوں میں الہیاتی نظریات میں یہ مانا جانے لگا، اور آج بھی زیادہ تر لوگ مانتے ہیں، کہ خدا اس دنیا میں ہر چیز پر اختیار رکھتا ہے۔ یہاں تک کہ ٹی شرٹس ہیں جن پر بڑے بڑے حروف میں لکھا ہوتا ہے، "آرام کرو، خدا کا اختیار ہے۔" مجھے اس سے مسئلہ ہے کیونکہ میں نہیں سمجھتا کہ یہ بائبلی ہے، اور یہ یقینی طور پر اس دنیا میں جو ہم دیکھتے ہیں اس کی عکاسی نہیں کرتا۔ آرام کرو، اور خدا کا اختیار ہے؟ ان لاکھوں لوگوں کا کیا جو بھوک سے مر جاتے ہیں؟ کیا خدا کو ان کی پرواہ نہیں؟ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں ہر سال تقریباً پچاس ہزار لوگ جو گاڑیوں کے حادثات میں مرتے ہیں، ان کا کیا؟ کیا خدا کو ان کی اور ان کے خاندانوں کی پرواہ نہیں؟ ان ہزاروں لوگوں کا کیا جو کینسر یا دل کے دورے سے مرتے ہیں؟ کیا خدا کو ان کی اور ان کے خاندانوں کی پرواہ نہیں؟

میں نے ایک واقعہ بیان کیا کہ میں ایک پادری کے ساتھ ایک ہسپتال کے کمرے میں گیا جہاں ایک شخص کینسر سے مر رہا تھا، اور پادری نے اس شخص کو سمجھانے کی کوشش کی کہ خدا اس کی جان کیوں لے گا۔ اس سیشن میں ہم یہ جائزہ لیں گے کہ خدا ایسا نہیں کرتا۔ سب سے پہلے، ہم جانتے ہیں کہ کلامِ خدا کہتا ہے، "خدا محبت ہے۔" میں آپ سے کہتا ہوں کہ اپنے دل میں تلاش کریں کہ محبت کیا ہے۔ کیا آپ نہیں جانتے جب آپ سے محبت کی جا رہی ہوتی ہے؟ کیا یہ آپ کے لیے بالکل واضح نہیں ہوتا؟ اگر آپ سڑک پر چل رہے ہیں اور کوئی آ کر آپ کی ٹانگ پر لات مارتا ہے، کیا یہ محبت ہے؟ آپ جانتے ہیں کہ یہ محبت نہیں ہے۔

اس سیشن میں ہم کلامِ خدا سے دیکھیں گے کہ دشمن اختیار میں ہے۔ اس کے لیے، سب سے پہلے ہمیں یہ دیکھنا ہو گا کہ اصل میں اختیار کس کے پاس تھا۔ ہم نیا عہد نامہ پر واپس آئیں گے، تو یہاں ایک نشان رکھیں۔

:پیدائش 1:26 میں

پیدائش 1:26-28

"تو خدا نے کہا، "آؤ ہم انسان کو اپنی صورت پر، اپنی مشابہت میں بنائیں، اور وہ... حکمرانی کریں۔

دیکھیں یہ: "وہ حکمرانی کریں۔" خدا نے، اپنی محبت میں، اپنی عظمت میں، اپنی بزرگی میں، اپنے فضل میں، دنیا بنائی اور پھر انسان کو اس کا ذمہ دار بنایا۔ یہ حیرت انگیز ہے۔ میں انسان کو ذمہ دار نہ بناتا۔ میں کہتا: "میں تمہیں باغ میں رکھوں گا اور تم کام کر سکتے ہو۔ لیکن میں تمہیں بتاتا ہوں، میں تمہیں زمین کا اختیار نہیں دوں گا۔" لیکن خدا نے، اپنی محبت اور اپنی عظمت میں، زمین کو انسانیت کے لیے تحفہ دیا۔ اس نے انسان کو زمین کا حکمران بنایا۔ اس نے کہا،

وہ سمندر کی مچھلیوں پر، آسمان کے پرندوں پر، مویشیوں پر، ساری زمین پر، اور ہر اس جاندار پر جو زمین پر ... " چلتا پھرتا ہے، حکمرانی کریں۔" تو خدا نے انسان کو اپنی صورت پر بنایا، خدا کی صورت پر اسے بنایا، نر اور مادہ اس نے انھیں بنایا۔ خدا نے انھیں برکت دی اور ان سے کہا، " پھلو اور بڑھو اور زمین کو بھرو اور اسے تابع "کرو۔ سمندر کی مچھلیوں پر، آسمان کے پرندوں پر، اور ہر اس جاندار پر جو زمین پر چلتا پھرتا ہے، حکمرانی کرو۔

یہ دیکھنا اہم ہے کہ خدا نے اصل میں زمین انسانیت کو دی تھی۔ پچھلے سیشن میں ہم نے دیکھا کہ انسانیت کے ساتھ کیا ہوا، اور آپ جانتے ہیں کہ زوال ہوا۔ آدم اور حوا شیطان کے دھوکے میں آئے اور زوال ہوا؛ اور یہ زوال کے وقت تھا جب انسان عاروم، ننگا اور عیار بن گیا۔ ہم نے اس ہم آواز لفظ کے بارے میں بات کی، کہ کس طرح بعد میں حروف علّت کے نقطوں کا اضافہ کیا گیا اور اصل عبرانی حروف صحیح کی زبان میں، ننگا اور عیار کا لفظ بالکل ایک جیسے لکھے جاتے ہیں۔ یہ ایک خالص ہم آواز لفظ ہے۔ لہٰذا، جو کوئی اصل عبرانی متن پڑھتا، وہ عاروم دیکھ کر کہتا، "واہ، دونوں معنی!" خواتین و حضرات، جب انسان زوال کا شکار ہوا – اس وقت جب انسان عاروم، ننگا اور عیار بن گیا، دشمن نے انسان سے دنیا کی حکمرانی چھین لی۔ خدا کے پاس شروع میں یہ تھی۔ اسے کسی کو دینے کی ضرورت نہیں تھی، لیکن خدا نے اپنی محبت کی وجہ سے اسے انسانیت کو دیا۔ جب انسان نے گناہ کیا، تو زمین کی حکمرانی – زمین کا اختیار – دشمن کے حوالے ہو گیا۔ ہم اسے نیا عہد نامہ میں دیکھیں گے۔

:یوحنا 5:19 میں ہم پڑھتے ہیں 1

یوحنا 5:19 1

ہم جانتے ہیں کہ ہم خدا کے فرزند ہیں، اور ساری دنیا اس شرور کے اختیار میں ہے۔

کتنی حیرت انگیز طور پر واضح آیت ہے! یہ لوگوں کے لیے اتنا بڑا انکشاف ہے کہ ہم اسے کئی تراجم سے پڑھیں گے۔ "ساری دنیا اس شرور کے اختیار میں ہے۔" اگر یہ آیت سچ ہے، اگر دشمن، شیطان، دنیا پر اختیار رکھتا ہے، تو جب ہم دنیا کو دیکھتے ہیں، تو دشمن کی فطرت واضح ہونی چاہیے۔ اگر خدا دنیا پر اختیار رکھتا ہو، تو خدا کی فطرت واضح ہونی چاہیے۔ ہم دشمن کے بارے میں جانتے ہیں؛ مثال کے طور پر، یوحنا 10:10 کہتا ہے کہ وہ چوری کرنے، مارنے، اور تباہ کرنے کے لیے آتا ہے۔ یوحنا 8 میں اسے جھوٹ کا باپ کہا گیا ہے۔ لفظ شیطان کا مطلب ہے بدنام کرنے والا۔ لفظ شیطان کا مطلب ہے دشمن۔ تو ہم شیطان کے کردار کو جانتے ہیں: وہ اژدہے کی طرح ہے، سخت اور بے رحم؛ وہ سانپ کی طرح ہے، عیار اور چالاک۔

اب دنیا کو دیکھیں۔ کیا ہم چوری دیکھتے ہیں؟ قتل؟ تباہی؟ کیا ہم جھوٹ دیکھتے ہیں؟ کیا ہم چالاکی دیکھتے ہیں؟ جی ہاں، دنیا ایک افراتفری ہے۔ اگر خدا اختیار میں ہوتا، تو دنیا خدا کی فطرت کی عکاسی کرتی۔ خدا نے اصل میں عدن کا باغ بنایا، اسے انسان کو دیا، اور دیکھیں یہ کتنا خوبصورت تھا۔ اب آنے والے آسمان اور زمین کی پیشین گوئیوں کو دیکھیں: وہاں بھوک نہیں ہوگی؛ اتنا کھانا ہوگا کہ ہم کھا نہ سکیں گے۔ یہ پرانے عہدنامہ میں واضح طور پر پیشین گوئی کی گئی ہے۔ مکاشفہ واضح طور پر کہتا ہے کہ کوئی بیمار نہیں ہوگا، اور موت نہیں ہوگی۔ بائبل پرانے عہدنامہ میں جرائم نہ ہونے کی پیشین گوئی کرتی ہے۔ آنے والی دنیا ایک شاندار جگہ ہوگی۔ کیوں؟ یہ خدا کی خصوصیات کی عکاسی کرے گی۔ آج کی دنیا شیطان کی خصوصیات کی عکاسی کرتی ہے۔ اور بائبل واضح طور پر کہتی ہے کہ شیطان اختیار میں ہے۔ آیئے اس آیت کو کچھ دوسرے تراجم سے دیکھیں۔

نیو امریکن سٹینڈرڈ:

ہم جانتے ہیں کہ ہم خدا کے ہیں اور ساری دنیا اس شرور کے اختیار میں پڑی ہے۔

یہ بالکل درست ہے۔ شیطان کے پاس آج دنیا میں اختیار ہے۔

ایمپلیفائیڈ بائبل:

ہم یقیناً جانتے ہیں کہ ہم خدا کے ہیں اور ہمارے ارد گرد ساری دنیا اس شرور کے اختیار میں ہے۔

مجھے یہ پسند ہے، کیونکہ زیادہ تر مسیحی یقیناً نہیں جانتے۔ زیادہ تر مسیحی اس نکتے پر بہت الجھن میں ہیں۔ اس الجھن کا بہت سا حصہ کنگ جیمز ورژن سے آیا۔

کنگ جیمز ورژن:

ہم جانتے ہیں کہ ہم خدا کے ہیں اور ساری دنیا شرارت میں پڑی ہے۔

یہ سمجھنا اہم ہے کہ کنگ جیمز ورژن نے اسے اس طرح ترجمہ کرنے کی وجہ 1611 میں یونانی زبان، یونانی زمانوں، اور یونانی الفاظ کے بارے میں ان کی سمجھ سے جاتی ہے۔ پچھلے 500 سالوں میں ہم نے بہت کچھ سیکھا ہے، یہی وجہ ہے کہ جدید تراجم اس طرح ترجمہ کرتے ہیں۔ یہ سمجھنا بہت اہم ہے۔ کلامِ خدا ہمیں واضح طور پر بتا رہا ہے کہ ساری دنیا اس شرور کے اختیار میں ہے، شیطان کے اختیار میں ہے۔ میں آپ کو اس مقام پر دکھانا چاہتا ہوں کہ 1 یوحنا 5:19 کوئی نیا یا مختلف انکشاف نہیں ہے۔ یہ سچائی ہے، اور یہ سارے کلامِ خدا میں موجود ہے۔

2 کرنتھیوں 4:4

اس دور کا خدا غیر ایمان داروں کے ذہنوں کو اندھا کر دیتا ہے، تاکہ وہ مسیح کی عظمت کی خوشخبری کا نور نہ دیکھ سکیں، جو خدا کی صورت ہے۔

اس آیت میں ایک ہستی کو "اس دور کا خدا" کہا گیا ہے، اور وہ لوگوں کے ذہنوں کو اندھا کرتا ہے۔ یہ کون ہوگا؟ یہ شیطان ہے، شیطان، اژدہا، اور اسے "اس دور کا خدا" کہا جاتا ہے۔ اسے "اس دور کا خدا" کیوں کہا جاتا ہے؟ کیونکہ اس کے پاس اختیار ہے۔ کیا آسمان میں خدا ہے؟ جی ہاں۔ کیا آسمان کا خدا اس زمین پر اثرانداز ہو سکتا ہے؟ جی ہاں۔ ہمیں دعا کرنے کی ضرورت ہے، ایسی چیزیں؛ لیکن کیا خدا بس نیچے آ کر کہہ سکتا ہے، "مجھے دشمن جو کر رہا ہے وہ پسند نہیں؛ میں اسے واپس لے رہا ہوں"؟ نہیں، وہ نہیں کر سکتا۔ دنیا خدا کے پاس کیسے واپس آئے گی؟ اسے ہرمجدون کی جنگ کہتے ہیں۔ مسیح آسمان سے نیچے آئے گا اور اس کے لیے لڑے گا۔ وہ فتح یاب ہوگا، اور حیوان اور جھوٹا نبی، مسیح دشمن، آگ کے تالاب میں پھینک دیا جائے گا۔ دشمن کو زنجیروں میں جکڑ دیا جائے گا۔ مکاشفہ 19 میں مسیح واپس نیچے آئے گا اور ایک عظیم جنگ لڑے گا اور زمین کو واپس جیت لے گا؛ لیکن فی الحال، اس دور کا خدا شیطان ہے، اور اسی لیے آپ قحط، زلزلے، آتش فشاں جو لوگوں کو ہلاک کرتے ہیں، دیکھتے ہیں۔ آپ عصمت دری اور قتل کیوں دیکھتے ہیں؟ کیونکہ دشمن اس دنیا کا خدا ہے اور وہ اس شرارت کے پیچھے روحانی قوت ہے۔ یہ حقیقت کہ دشمن اس دنیا کا خدا ہے اور اس نے یہ اختیار—یہ حکمرانی حاصل کی، لوقا باب 4 میں بہت واضح ہے۔

:ہم لوقا 4:1-4 میں پڑھتے ہیں

لوقا 4:1-4

یسوع، روح القدس سے بھرپور، یردن سے واپس آیا اور روح کے ذریعے صحرا میں لے جایا گیا، جہاں چالیس دن تک شیطان نے اسے آزمایا۔ ان دنوں میں اس نے کچھ نہ کھایا، اور ان کے آخر میں وہ بھوکا تھا۔ شیطان نے اس سے کہا، "اگر تو خدا کا بیٹا ہے، تو اس پتھر سے کہہ کہ روٹی بن جائے۔" یسوع نے جواب دیا، """لکھا ہے: 'انسان صرف روٹی سے نہیں جیتا۔

دیکھیں کہ یسوع مسیح شر کے خلاف کلامِ خدا سے لڑتا ہے۔ ہمیں بھی یہی کرنا چاہیے۔ اور ہمیں کلامِ خدا کے مطابق جینا چاہیے، تو براہ کرم، اپنی روزمرہ زندگی میں کچھ وقت نکالیں اسے پڑھنے اور مطالعہ کرنے کے لیے۔

لوقا 4:5-6

تو شیطان اسے ایک بلند مقام پر لے گیا اور اسے ایک لمحے میں دنیا کی ساری سلطنتوں کو دکھایا۔ اور اس نے اس سے کہا، "میں تجھے ان سب کا اختیار اور عظمت دوں گا، کیونکہ یہ مجھے دیا گیا ہے، اور میں اسے جسے چاہوں دے سکتا ہوں۔"

دنیا کی عظمت اور اختیار، اس کی شان و شوکت کس نے شیطان کو دی؟ کس نے یہ کیا؟ خدا نے نہیں! نہیں، آدم نے جب وہ دھوکے میں آیا اور زمین کا اختیار دشمن کے حوالے ہو گیا۔ دیکھیں کہ دشمن یہ بھی کہتا ہے، "اب یہ میرا ہے۔ میں اسے دے بھی سکتا ہوں۔" اگر آپ کے پاس کوئی چیز ہے، تو آپ اسے دے سکتے ہیں، اور دشمن دے سکتا ہے۔

براہ کرم عبرانیوں، باب 2 کی طرف رجوع کریں۔ جب دنیا میں موت ہوتی ہے، تو اس کا ذمہ دار کون ہے؟ اس کے پیچھے کون ہے؟ میں نے بتایا کہ اپنی وزارت کے سالوں میں کتنے مایوس کن جنازوں میں گیا، جہاں کوئی شخص ہوائی جہاز کے حادثے میں، گاڑی کے حادثے میں، یا کینسر سے مرا، اور لوگوں کو کہتے سنا: "خدا نے اسے کسی وجہ سے کیا۔ خدا نے یہ کیا۔" خواتین و حضرات، خدا نے یہ نہیں کیا۔ کیا ہم اپنی بائبل پڑھ کر اس پر یقین کر سکتے ہیں؟

عبرانیوں 2:14

چونکہ بچوں نے گوشت اور خون میں شریک ہونے کی بنا پر، اس نے بھی ان کی انسانیت میں حصہ لیا تاکہ اپنی موت کے ذریعے وہ اسے تباہ کر دے جو موت کے اختیار کو رکھتا ہے۔ یعنی شیطان۔

میں نے یہ بھی بتایا کہ میں ایک ایسی عورت کے ساتھ تھا جو چھاتی کے کینسر سے مر رہی تھی۔ وہ اس کے ہسپتال کے کمرے میں اس کے ساتھ تھا، اور وہ جانتا تھا کہ وہ شیطان کی وجہ سے ہونے والی کسی چیز کے ساتھ زندگی اور موت کی کشمکش میں ہے۔ جب وہ انتقال کر گئی، اس کی موت ایک نقصان تھی۔ وہ ایک شاندار مسیحی عورت تھی۔ خدا نے یہ نہیں کیا، کیونکہ ہم سیکھیں گے کہ لوگ خدا کے ساتھ ہونے کے لیے جنت میں نہیں جاتے۔ ہم یہ سیکھیں گے۔ خدا نے اس شخص کی جان نہیں لی۔ نہیں، نہیں۔ جب بائبل میں کئی بار کہا گیا کہ "خدا محبت ہے" تو اس کا آپ کے لیے کیا مطلب ہے؟ جب کہا جاتا ہے کہ ہر اچھا تحفہ خدا سے آتا ہے تو اس کا آپ کے لیے کیا مطلب ہے؟ خدا اتنا اچھا تھا کہ اس نے زمین آدم کو دی، اور افسوس سے، آدم نے اختیار دشمن کے حوالے کر دیا۔

ویسے، یہی وجہ ہے کہ بائبل میں موت کو دشمن کہا گیا ہے۔ ہم اسے ایک اور سیشن میں تفصیل سے دیکھیں گے، لیکن جب آپ مرتے ہیں تو آپ کسی بھی شکل میں زندہ نہیں ہوتے۔ آپ مر چکے ہوتے ہیں۔ آپ قبر میں ہوتے ہیں۔

1 کرنتھیوں 15:26

آخری دشمن جو تباہ کیا جائے گا وہ موت ہے۔

موت ایک دشمن ہے۔ کیوں؟ کیونکہ جب تک میں زندہ ہوں، میں خدا کے ساتھ شراکت کر سکتا ہوں، میں خدا سے دعا کر سکتا ہوں، میں اپنی توانائی کو زمین پر اچھے کام کرنے کے لیے استعمال کر سکتا ہوں، اور موت مجھے اس سب سے روکتی ہے۔ اگر موت کسی طرح ہمیں خدا سے ملاتی ہے، تو میں تصور نہیں کر سکتا کہ موت ایک دشمن ہو گی۔ لوگ کہتے ہیں کہ وہ ایک بہتر جگہ پر ہیں—وہ مرنے پر خدا کے ساتھ ہیں، لیکن عبرانیوں کہتا ہے کہ شیطان موت کے اختیار کو رکھتا ہے۔ 1 کرنتھیوں 15:26 کہتا ہے کہ موت ایک دشمن ہے۔ اور خواتین و حضرات، میں آپ کو بتاتا ہوں، اگر موت آپ کو خدا سے ملاتی، تو یہ کسی بھی طرح دشمن نہ ہوتی۔ اعمال، باب 10 میں، ہم شیطان اور یسوع مسیح کے درمیان عظیم مقابلے کے بارے میں پڑھتے ہیں۔

اعمال10:38

کہ کس طرح خدا نے ناصرت کے یسوع کو روح القدس اور قوت سے مسح کیا، اور وہ ہر جگہ اچھے کام کرتا اور ... ان سب کو شفا دیتا رہا جو شیطان کے اختیار میں تھے، کیونکہ خدا اس کے ساتھ تھا۔

بالکل درست۔ کیا آپ یہاں دیکھتے ہیں کہ مسیح نے ان لوگوں کو شفا دی جو شیطان کے اختیار میں تھے؟ تو اگر آپ کو کینسر ہے، تو آپ خدا کے اختیار میں نہیں ہیں، آپ شیطان کے اختیار میں ہیں۔ اور اسی لیے بائبل کہتی ہے کہ دعا کرو اور اپنی زندگی کے لیے لڑو۔ اپنی زندگی کے لیے لڑو! زندگی قیمتی ہے۔ اگر خدا لوگوں کو بیمار کر رہا ہوتا، تو کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یسوع مسیح انہیں شفا دیتا؟ اتنا سنجیدگی سے، اگر خدا لوگوں کو بیمار کر رہا ہوتا، تو یسوع مسیح کو لوگوں کو یہ سمجھانا چاہیے تھا کہ: "یہ میرے باپ کی مرضی ہے کہ تم بیمار ہو۔ میرے پاس شفا کے لیے نہ آؤ۔ خدا چاہتا ہے کہ تم بیمار رہو اور میں ہمیشہ اپنے باپ کی مرضی کرتا ہوں۔" نہیں، آیئے اسے واضح کریں: یسوع مسیح جانتا تھا کہ شیطان لوگوں کو بیمار کر رہا ہے، اور اسی لیے اس نے لوگوں کو شفا دی۔

:میں aیوحنا3:8 1

aیوحنا3:8 1

جو گناہ کرتا ہے وہ شیطان کا ہے، کیونکہ شیطان شروع سے گناہ کرتا رہا ہے۔

ویسے، گناہ کی تعریف خدا کے قوانین توڑنا ہے، اور شیطان خدا کے قوانین توڑتا رہا ہے۔ خدا کا قانون ہے "تو چوری نہ کرنا۔" دشمن باقاعدگی سے چوری کرتا ہے اور اپنے لوگوں کو چوری کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ خدا کا قانون ہے "تو زنا نہ کرنا۔" شیطان ہر قسم کی جنسی نافرمانی کی ترغیب دیتا ہے۔ خدا کا قانون ہے "تو لالچ نہ کرنا۔"

شیطان ہر قسم کی لالچ کی ترغیب دیتا ہے۔ خدا کا قانون ہے "تو قتل نہ کرنا۔" شیطان پوری دنیا میں قتل کی ترغیب دیتا ہے۔ شیطان شروع سے گناہ کرتا رہا ہے۔ اس آیت کا اگلا حصہ دیکھیں:

1 یوحنا3:8b

خدا کے بیٹے کی ظاہری وجہ شیطان کے کام کو تباہ کرنا تھی۔

اسی لیے مسیح کی بادشاہی میں، جو مستقبل میں زمین پر آئے گی، کوئی چوری نہیں ہوگی۔ کیوں؟ کیونکہ شیطان کا وہ کام تباہ ہو جائے گا۔ کوئی جھوٹ نہیں ہوگا۔ کوئی ایسی چیزیں نہیں ہوں گی۔ کوئی قتل نہیں ہوگا۔ کیوں؟ شیطان کا کام تباہ ہو جائے گا۔ لوقا 13 میں ایک دلچسپ واقعہ ہے جس میں ایک عورت جو اٹھارہ سال سے جھکی ہوئی تھی اور سیدھا کھڑا نہیں ہو سکتی تھی۔ مسیح نے خاص طور پر کہا کہ شیطان نے اسے باندھ رکھا تھا۔

ایک اور چیز جو بہت اہم ہے: متی، باب 12 میں، مسیح بادشاہتوں کے بارے میں بات کر رہا تھا۔ آیت 22 میں، وہ ایک بدروح زدہ شخص کو لائے، اور مسیح نے اسے شفا دی، متی 12:24-26 میں:

متی 12:24-26

لیکن جب فریسیوں نے یہ سنا، تو انہوں نے کہا، "یہ شخص صرف بعلزبول، بدروحوں کے سردار کے ذریعے بدروحوں کو نکالتا ہے۔" یسوع نے ان کے خیالات جان کر ان سے کہا، "ہر وہ بادشاہی جو اپنے آپ میں تقسیم ہو جائے گی، تباہ ہو جائے گی، اور ہر وہ شہر یا گھر جو اپنے آپ میں تقسیم ہو جائے گا، قائم نہیں رہے گا۔ اگر شیطان شیطان کو نکالتا ہے، تو وہ اپنے آپ میں تقسیم ہو گیا ہے۔"

مسیح یہاں ایک اتنا عظیم نکتہ بیان کر رہا ہے: ایک ایسی بادشاہی جو اپنے آپ میں تقسیم ہو، قائم نہیں رہ سکتی۔ اگر خدا لوگوں کو بیمار کرتا اور پھر مسیح انہیں شفا دیتا، اگر خدا شادی میں تنازعہ پیدا کرتا اور پھر مسیح اسے ٹھیک کرتا، تو یہ تقسیم ہوتی۔ مسیح نے کہا، "اگر تم نے مجھے دیکھا، تو تم نے باپ کو دیکھا۔" مسیح نے کبھی کسی کو بیمار نہیں کیا۔ مسیح نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ اس نے کبھی چوری نہیں کی۔ اس نے کبھی کسی کو نقصان نہیں پہنچایا۔ اس نے کبھی قتل نہیں کیا۔ اور اس نے کہا، "اگر تم نے مجھے دیکھا، تو تم نے باپ کو دیکھا۔" اگر آپ جاننا چاہتے ہیں کہ باپ کیا کرتا، تو یسوع مسیح کو دیکھیں۔ اگر یسوع مسیح نے ایک بھی شخص کو بیمار کیا ہوتا، اگر یسوع مسیح نے ایک بھی شخص کا قتل کیا ہوتا، اگر یسوع مسیح نے ایک بھی شخص کے گھر میں گھس کر اس کا سامان چوری کیا ہوتا، تو شاید میں مان لیتا کہ خدا ایسا کر سکتا ہے۔ لیکن یسوع مسیح کو دیکھ کر، پھر یہ جان کر کہ خدا کیسا ہے، اور پھر بائبل پڑھ کر، میں جانتا ہوں کہ دشمن تباہی کا باعث ہے۔ نیکی اور شر کے درمیان ایک جنگ جاری ہے۔

اس مقام پر یہ سوال اہم ہے کہ ہم اپنے آپ سے پوچھیں، "الٰہیاتی طور پر، پھر کیوں اتنی بڑی تعداد میں لوگ مانتے ہیں کہ خدا کے پاس اختیار ہے؟" یہ ایک عظیم سوال ہے جس کا جواب دینا ضروری ہے۔ اس کی وجہ پرانا عہد نامہ ہے۔ یہ سمجھنا بہت اہم ہے کہ پرانا عہد نامہ خدا کو اختیار میں دکھاتا ہے۔ میں اسے دوبارہ کہتا ہوں کیونکہ یہ بہت اہم ہے: پرانا عہد نامہ خدا کو اختیار میں دکھاتا ہے۔ اس کی ایک وجہ ہے۔ وجہ یہ ہے کہ خدا نے لوگوں کو روح کا تحفہ ۔روح القدس۔ نہیں دیا تھا اور وہ شیطان کے خلاف لڑنے کے لیے لیس نہیں تھے۔ لیکن بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ نیا عہد نامہ نئی روشنی، نیا انکشاف، باپ، خدا کے بارے میں نئی معلومات لاتا ہے۔

یوحنا 1:17

کیونکہ شریعت موسیٰ کے ذریعے دی گئی؛ فضل اور سچائی یسوع مسیح کے ذریعے آئی۔

یسوع مسیح نے وہ کون سی سچائی لائی جو پرانے عہد نامے نے نہیں لائی؟ تشریح کے لیے ایک اہم کلید سیاق و سباق ہے، اور اگر ہم سیاق و سباق پڑھیں تو ہم اگلی آیت میں سیکھیں گے:

یوحنا 1:18

کسی نے کبھی خدا کو نہیں دیکھا، لیکن خدا جو واحد ہے، جو باپ کے پاس ہے [یعنی یسوع مسیح]، اس نے اسے ظاہر کیا۔

دیکھنا ایک محاورہ ہے جو جاننے کے معنی رکھتا ہے۔ کسی نے کبھی خدا کو نہیں جانا۔ ہم اس محاورے کو اپنی زبان میں ہر وقت استعمال کرتے ہیں۔ اگر آپ کوئی چیز پکڑے ہوئے ہیں اور میں کہتا ہوں کہ مجھے دکھائیں، تو میرا مطلب ہے کہ مجھے دیں تاکہ میں اسے جان سکوں۔

کسی نے کبھی خدا کو نہیں دیکھا [کسی نے خدا کو نہیں جانا یا سمجھا]...۔

اس آیت کا کنگ جیمز ورژن کہتا ہے "واحد پیدا کردہ بیٹا۔" میرا خیال ہے کہ یہ آیت کا بہتر مستنی نمائندگی ہے۔ کسی نے کبھی خدا کو نہیں جانا۔ سمجھا، لیکن واحد پیدا کردہ بیٹا، جو باپ کے پاس ہے، اس نے اسے ظاہر کیا۔

نیا عہد نامہ کا انکشاف کیا کرتا ہے؟ اس نے خدا کو ظاہر کیا۔ پرانے عہد نامے میں خدا کو بہت سے لوگوں نے شر سمجھا، لیکن یسوع مسیح نے اسے ظاہر کیا۔ اور اسے ظاہر کرتے ہوئے، اس نے کہا، "یہ وہ نہیں جیسا تم سمجھتے ہو کہ خدا نیکی اور شر دونوں کا ذمہ دار ہے۔ ایک شیطان ہے۔" یسوع مسیح نے پردہ ہٹا کر شیطان کو بے نقاب کیا۔ لوقا، باب 10 سے بہت واضح طور پر دکھاتا ہے۔

خدا کی وضاحت کرتے ہوئے کہ خدا ایک ہے، اور شیطان کی وضاحت کرتے ہوئے کہ شیطان برا ہے اور ایک سلطنت پر ہے، یہ نہیں کہ پرانے عہدنامے میں انہیں بدروحوں کے بارے میں معلوم نہیں تھا؛ یہ تھا کہ وہ ان کے بارے میں الٰہیاتی طور پر کیسے سوچتے تھے۔ وہ انہیں اس طرح سمجھتے تھے جیسے ہم سرکش بچوں کے بارے میں سوچتے ہیں۔ وہ خدا کو ہر قسم کی روحوں کی بادشاہی پر سمجھتے تھے، اور کچھ سرکش اور نافرمان ہوتی تھیں اور نقصان پہنچاتی تھیں۔ اس ثقافت میں، آٹھ یا زیادہ بچوں کا ہونا غیر معمولی نہیں تھا، اور ان میں سے ایک جنگلی ہو سکتا تھا اور خاندان کے لیے نقصان دہ چیزیں کر سکتا تھا۔ تو یہ ان کے فہم کے دائرے سے باہر نہیں تھا کہ، اگر خدا تمام بدروحوں کی بادشاہی پر بادشاہ ہوتا، تو کچھ نقصان کا باعث بنتیں۔ پرانے عہدنامے میں وہ جو نہیں جانتے تھے وہ یہ تھا کہ دو الگ الگ بادشاہتیں ہیں اور شیطان بدروحوں اور زمین کا اختیار رکھتا ہے، جو نیا عہدنامہ ظاہر کرتا ہے۔ آپ کو پرانے عہدنامے میں 1 یوحنا 5:19 جیسی کوئی آیت کبھی نہیں ملے گی۔ لوقا، باب 10 میں، یسوع مسیح اپنے رسولوں کو بدروحوں کے خلاف لڑنے کی تعلیم دے رہا ہے۔

لوقا 10:17-18

وہ سَتّر خُوشی ہو کر پِھر آئے اور کہنے لگے اَے خُداوند تیرے نام سے بدرُوحیں بھی ہمارے تابع ہیں۔ اُس نے اُن سے کہا مَیں شَیطان کو بِجلی کی طرح آسمان سے گِرا ہُؤا دیکھ رہا تھا۔

دیکھیں کہ پورے پرانے عہدنامے میں کوئی بدروحیں کسی کے تابع نہیں ہوتیں۔ جیسے ہی یسوع مسیح اس کی وضاحت کرتا ہے، آیت 23 کی طرف دیکھیں۔

لوقا 10:23-24

پھر وہ اپنے شاگردوں کی طرف متوجہ ہوا اور نجی طور پر کہا، "مبارک ہیں وہ آنکھیں جو وہ دیکھتی ہیں جو تم دیکھتے ہو۔ کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں، بہت سے انبیاء اور بادشاہوں نے وہ دیکھنا چاہا جو تم دیکھتے ہو لیکن نہ دیکھ سکے۔۔۔

پرانے عہدنامے میں کوئی آیت نہیں ہے۔ آپ پیدائش سے ملاکی تک کوئی ایسی آیت نہیں ڈھونڈ سکتے جو روحانی یا بدروحی قوتوں کے ساتھ کشمکش کے بارے میں کچھ کہتی ہو۔ یہ معلومات اس فضل اور سچائی کا حصہ تھیں جو یسوع مسیح لے کر آیا۔

تو اس سیشن کا عظیم پیغام کیا ہے؟ خواتین و حضرات، اس سیشن کا پیغام یہ ہے کہ خدا محبت ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ محبت کیا ہے، اور آپ جانتے ہیں کہ محبت کیا کرتی ہے۔ اور دشمن دنیا کا اختیار رکھتا ہے۔ ہمارے اردگرد ہم دشمن کی فطرت کو قتلوں، عصمت دریوں، چوریوں، اور جھوٹ میں عمل میں آتے دیکھتے ہیں۔ دشمن کی فطرت ہمارے اردگرد کی دنیا میں عمل میں آتی ہے۔ خدا اس زمین کا اختیار نہیں رکھتا، لیکن وہ ہمارے دعا کرنے اور مانگنے پر عمل کر سکتا ہے، یہی وجہ ہے کہ دعا کرنا اتنا اہم ہے۔ ہم اس پر بعد میں بات کریں گے، لیکن یہاں لے جانے والا پیغام یہ ہے کہ دشمن دنیا کا اختیار رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اپنے اردگرد شر دیکھتے ہیں، لیکن آپ یقین رکھ سکتے ہیں کہ خدا محبت ہے۔

خدا آپ کو برکت دے۔